غلام احمد قادیانی

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

نمبر ۴۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی للعہ سہ ماہی عا

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۵۰ | مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور روزانہ سیر کو تشریف لے جاتے ہیں ۔

خاندان نبوت میں ہر طرح سے خیریت ہے ۔

آئندہ بہشتی مقبرہ کا کام انجمن کار پردازان مصالح قبرستان کیا کریگی۔ جس کے حسب ذیل تین ممبر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مقرر فرمائے ہیں:۔ (۱) ناظر صاحب بہشتی مقبرہ (۲) مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب (۳) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل ۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر اور میر قاسم علی صاحب لیکچر دینے کے لئے امرتسر تشریف لے گئے۔ مولوی غلام رسول صاحب کچھ عرصہ وہیں قیام رکھینگے۔

مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کشمیر سے واپس تشریف لے آئے ہیں ۔

نیروبی (افریقہ) میں آریوں کا مقابلہ

اسلام کے خلاف اعتراضات کے جواب احمدیوں کی طرف سے

آریہ لیکچرار پنڈت چموپتی صاحب ایم اے نے نیوگ جیسے حیا کش مسئلہ کو روشنی میں لانے کے لئے از حد جد و جہد کی۔ اور قابل لیکچرار سے جہاں تک ہو سکا۔ اس بدنما داغ کو دھونے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے ۔ مگر افسوس سوائے مرض ہسٹیریا" کے انہیں کوئی سہارا نہ ملا جس پر اکتفا کرتے ہوئے کہا۔ اگر اولاد پیدا کرنے والے جذبات کو فی الفور نہ روکا جائے۔ تو ہسٹیریا کا شکار ہونا پڑتا ہے ۔

پھر جماعت احمدیہ کو مستثنیٰ کرتے ہوئے قرآن کریم کے حوالہ سے اسلامی طلاق و بیاہ پر نہایت ناروا حملہ کر کے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ کہ طلاق بھی حقیقت میں نیوگ ہی ہے۔ دوران تقریر میں اخویم محمد حسین صاحب بٹ نے آریہ لیکچرار کو قرآن شریف کے غلط پڑھنے سے روکا۔ اور کہا کہ صرف تفسیر ہی پڑھ دیں۔ پنڈت صاحب نے تفسیر ہی پر اکتفا کیا ۔

چونکہ غیر احمدی احباب میں سے کسی کو جواب دینے کی جرأت نہ ہوئی اس لئے جماعت احمدیہ نے اپنا فرض سمجھا۔ کہ ان اعتراضات اور ان ناجائز حملوں کا جو اسلام کی پاک تعلیم پر کئے گئے۔ قلع قمع کیا جائے۔ چنانچہ بذریعہ اشتہار عام مورخہ ۲۰ ستمبر بروز اتوار احمدیہ مسلم ہال میں اخویم محمد حسین صاحب بٹ کا لیکچر قرار پایا۔ اور قریب چار صد ہر مذہب و ملت کے احباب کی موجودگی میں لیکچر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن شریف چودہری عبد الواحد صاحب نے نہایت بلند آواز اور خوش الحانی سے کی۔ حضرت اقدس کی نظم

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے"

بابو محمد امین صاحب نے پڑھی اور حضرت اقدس کی نظم
نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا ۔ پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

محمد اسلم محمد حسین صاحب بٹ کے خورد سال بچہ نے پڑھکر قادیان شریعت کی تعلیم کا نمونہ پیش کیا۔ خدا تعالیٰ اس کی لمبی عمر کرے اور خادم دین بنائے ؂

ملک محمد حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور لیکچر کی ضرورت پبلک کے گوش گذار کی۔ ملک احمد حسین صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں نہایت سنجیدگی سے پبلک کو یہ بتایا۔ کہ ہم احمدیوں کو سنانے اکرنے میں آریہ لیکچرار نے خود دھوکہ کھایا۔ اور پبلک کو مغالطہ دینا چاہا ہے۔ مثال دے کر سمجھایا۔ ایک باپ کے دو بیٹے ہوں۔ گالی دینے والا یہ کہدے کہ میں فلاں کو گالی نہیں دیتا۔ بلکہ فلاں کے باپ کو دیتا ہوں۔ تو بتاؤ۔ کہ دوسرے کی غیرت گوارا کریگی کہ اپنے باپ کے خلاف سن سکے۔ ہرگز نہیں۔ یہی حالت یہاں ہے۔ اگر کوئی دشمن اسلام۔ اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں کچھ کہیگا تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس کا مقابلہ کریں۔ اس بات کا پبلک پر بہت ہی اچھا اثر ہوا ؂

اسکے بعد مسٹر محمد حسین صاحب بٹ کی تقریر شروع ہوئی۔ جو دلائل اور معلومات سے پر تھی۔ لیکچرار نے نہایت قابلیت سے ستیارتھ پرکاش سے نیوگ کے مکروہ عیوب بتائے۔ اور مرض ہسٹیریا کی تھیوری کا انکشاف کیا۔ اور اسلامی طلاق اور بیاہ کی خوبیاں نقل اور عقل سے ثابت کر کے خصم پر حجت پوری کی۔ لیکچرار نے دوران تقریر میں چیلنج دیکر کہا۔ کہ ہم خدا کے فضل سے سائل کو ستیارتھ پرکاش سے ہر ایک بات جو بیان کی گئی ہے۔ دکھانے کو تیار ہیں۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔ اس کے مقابل میں پنڈت چموپتی صاحب ایم اے کی تقریر کے ختم ہونے پر اخویم محمد بشیر خان صاحب نے جب صدر صاحب جلسہ سے صرف دو منٹ وقت حاصل کرنے کی درخواست کی۔ تو صدر صاحب نے نہایت تنگ ظرفی سے کام لیتے ہوئے اس کی بھی اجازت نہ دی۔ غرضیکہ ہر پہلو سے لیکچر نہایت شاندار تھا۔ جو عام پبلک نے عموماً اور غیر احمدی احباب نے خصوصاً نہایت توجہ اور غور سے اڑھائی گھنٹہ تک سنا۔ اور نہایت ہی اچھا اثر لیکر گئے۔ خداوند تعالےٰ نیک نتائج پیدا کرے ؂

خاکسار عبد الرحیم احمدی۔ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نیروبی

خریداران ریویو انگریزی کو اطلاع

جو صاحب ریویو انگریزی کے خریدار ہیں یا اپنا پتہ تبدیل کرائیں۔ وہ لنڈن خط لکھتے وقت اپنا نام و پتہ صاف اور موٹے الفاظ میں لکھا کریں۔ نمبر اور پہلا پتہ بھی۔ تاکہ تعمیل میں آسانی ہو ؂

اخبار احمدیہ

کیرنگ میں جلسہ احمدیہ

۹ر تا ۱۲ر اکتوبر جماعت احمدیہ کیرنگ ملک اڑیسہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں سب ڈویژن خوردہ ضلع پوری کے احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی اور عیسائی بھی بکثرت آئے۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے وفات مسیح پر اور مولوی غلام احمد صاحب نے صداقت مسیح موعود پر زبردست لیکچر دیئے۔ ایک غیر احمدی مولوی صاحب سے پانچ گھنٹہ دلچسپ مباحثہ ہوا۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ اور بھی متعدد لیکچر ہوئے۔ یہ جلسہ جناب مولوی عبد الستار صاحب احمدی۔ ایم اے کے زیر صدارت ہوتا رہا۔ جنہوں نے انتظام نہایت عمدگی سے قائم رکھا۔

خاکسار بھکن خان سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کیرنگ

اشاعت اسلام کے لئے ایک غیر احمدی کا ایثار

جناب جعفر صادق صاحب بغداد سے لکھتے ہیں۔ ایک غیر احمدی ملک چراغ الدین صاحب پی۔ ڈبلیو۔ آئی نے ایک دفعہ ۲۰۰ دو سو روپیہ اشاعت اسلام میں دیا تھا۔ اور اب پھر مبلغ ساٹھ روپے ملکانہ فنڈ میں دئے ہیں۔ جو ایک مبلغ کا تین ماہ کا خرچ ہے۔ جو ان کی جانب سے ملکانہ جائے گا۔ ملک صاحب موصوف نے جو نیک مثال قائم کی ہے۔ اس کے لئے ہم انہیں مبارکباد دیتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں دین و دنیا میں اس کا اجر عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

شیخ بشیر احمد صاحب پسر شیخ مظفر علی صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ نیاز بیگم بنت شیخ اکبر علی صاحب احمدی بٹالوی کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر صوفی محمد ابراہیم صاحب بی اے ایس سی صحابی نے ۱۶ر اکتوبر ۱۹۲۵ء بمقام بٹالہ پڑھا۔ خاکسار عبید اللہ عفا اللہ عنہ۔

ولادت

خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے ۳ر اکتوبر کو دو لڑکے توام عنایت فرمائے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے حمید احمد اور مجید احمد نام رکھے۔ خاکسار غلام نبی۔ ایڈیٹر الفضل

عملہ ادارت الفضل تہ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ حمید اور مجید کو افق دین پر مثل مہر و ماہ درخشاں کرے۔ آمین۔ نذیر احمد چغتائی ؂

باپ کا اپنے بیٹے سے خطاب

مجاہد شام کے نام خط

مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل کو جو بہت چھوٹی عمر کے نوجوان احمدی مجاہد ہیں۔ ان کے والد صاحب نے شام میں جو خط لکھا۔ وہ یہ بتانے کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے کہ ہماری جماعت کے احباب خدا کی راہ میں اپنی اولاد کی جدائی کو بھی کس مسرت اور خوشی سے برداشت کرتے ہیں۔ اور اسے خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل سمجھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے بچوں کو خدا کے دین کی خدمت میں لگا سکیں۔ اور اس دنیا میں اس مسرت سے بھی لذت اندوز ہو سکیں۔ (ایڈیٹر)

عزیزم مولوی جلال الدین فاضل سلمہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دو خطوط آنعزیز کے پہنچ گئے ہیں نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ تمام حالات سے آگاہی ہوئی۔ گو جدائی کے صدمات ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے جو آنعزیز کو مرتبہ عطا کیا ہے ہر ایک کو نہیں ملتا۔ تبلیغ کا کام سنت نبوی ہے۔ سو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے آنعزیز کو پسند فرما کر بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت عطا فرمائے۔ اور ہر ایک طرح دین کی نصرت عطا فرمائے۔ جو حالات لوگوں کے تحریر کئے ہیں۔ یہ حالات ہمیشہ ہی رسولوں کے وقت ہوتے رہے ہیں۔ اور لوگ یہی کہتے رہے ہیں۔ مگر کیا لوگ اپنی باتوں میں کامیاب ہوئے۔ یا رسولوں کی کامیابی ہوئی۔ الٰہی وعدہ ہے۔ کہ وہ آخر کار اپنے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کا ہر دل پر قبضہ ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور یہ یقین ہے اور ایمان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے جو وعدے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہیں پورے ہونگے۔ اور ضرور ہونگے۔ یہ کام تو خدا تعالیٰ خود اپنے فضل سے کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے:-

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا
بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

سو آپ کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ دین میں قوت عطا فرمائے۔ اب خدا تعالیٰ نے آنعزیز کے سپرد یہ کام کیا ہے۔ نہایت مضبوطی دل سے کام کرنا گھبرانا نہیں۔ آنکھوں کے سامنے وہ نظارے رکھنے چاہئیں۔ کیا حضرت ابراہیم کا دل چاہتا تھا کہ بیوی ہاجرہ اور اپنے بچہ اسماعیل کو جنگل میں چھوڑ آویں مگر وہ کام خدا کے حکم ماتحت کرتے تھے۔ پھر انہیں اس تابعداری کے کیا مراتب ملے۔ آج دنیا انکی سنت پر چلتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس بہت سی نظیریں قرآن شریف سے مل سکتی ہیں۔ دعا بہت چاہیئے۔ یہ دن خدا کے ملنے کے دن ہیں۔ اور ہم سب دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کامیابی عطا کرے۔ والسلام

امام الدین از سیکھواں بقلم خود

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

یوم پنجشنبہ قادیان دار الامان - ۲۹ر اکتوبر ۲۵ء

اخبار "انوار الاعظم" کی مصالحانہ تحریک کا جواب

معاصر "انوار الاعظم" لاہور (۱۶ر اکتوبر) نے "ایڈیٹر صاحب الفضل کی خدمت میں گذارش" کے عنوان سے یہ شکوہ کیا ہے۔ کہ "الفضل" میں نہ صرف "عام پیران عظام و صوفیاء کرام کے خلاف" مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں بلکہ "میرے پیر و مرشد حضرت شاہ صاحب علی پوری کی شان میں بھی نہایت گستاخانہ اور توہین آمیز مضامین لکھے جاتے ہیں۔ حالانکہ جب سے "انوار الاعظم" جاری ہوا ہے۔ اس میں "مرزا صاحب قادیانی یا کسی اور احمدی کے خلاف ایک لفظ تک نہیں لکھا۔ نہ صرف انوار الاعظم بلکہ پچھلے دنوں دو سال ہوئے۔ رسالہ تجدید جاری کیا۔ تو جب بھی قادیانی عقائد کے خلاف ایک لفظ تک نہ لکھا"۔

اگرچہ پیر صاحب علی پوری کے متعلق کبھی کبھی الفضل میں لکھا جاتا رہا ہے۔ مگر ان کی جائز تعظیم اور ادب کو ملحوظ رکھ کر۔ اور وہ بھی اس لئے کہ کچھ عرصہ سے جناب پیر صاحب موصوف نے احمدیت کے خلاف اپنے وعظوں میں بہت کچھ کہنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ سیالکوٹ میں انہوں نے احمدیت کے خلاف لیکچر دیتے ہوئے یہ چیلنج بھی دیا تھا کہ "اگر کوئی مرزائی مرزا کو مسلمان ثابت کر دے۔ تو میں ہزار روپیہ انعام دوں گا"۔ اسی طرح انہوں نے گوجرانوالہ میں وعظ کرتے ہوئے احمدیت کے خلاف درشت کلامی سے کام لیا۔ ایسی حالت میں ہم مجبور تھے۔ کہ نہ صرف ڈیفنس کریں۔ بلکہ آفنس بھی کریں۔ ورنہ اس سے قبل ایک لمبا عرصہ گذر گیا۔ کہ شاہ صاحب کا کبھی نام بھی ہمارے اخباروں میں نہ آیا تھا۔

یہ تو گذشتہ کے متعلق ہے۔ آئندہ کی نسبت یہ گذارش ہے کہ چونکہ معاصر "انوار الاعظم" نے نہایت مصالحانہ طریق سے "الفضل" کو مخاطب کیا ہے۔ اور صاف لکھ دیا ہے کہ:-

"آج ہم مجبور ہو کر معاصر الفضل کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ بے شک اپنے عقائد کی اشاعت کرے۔ ہم ہرگز ہرگز اس کے خلاف ایک لفظ نہ لکھیں گے"۔

اور امید ہے۔ جناب پیر صاحب موصوف بھی آئندہ جماعت احمدیہ کے خلاف تحریر و تقریر کے ذریعہ کوئی بدظنی نہ پھیلائیں گے۔ اس لئے ہم بھی اطمینان دلاتے ہیں۔ کہ جناب پیر صاحب کے متعلق ہم کوئی ایسی تحریر شائع نہ کریں گے۔ جو جناب ایڈیٹر صاحب "انوار الاعظم" اور ان کے پیر و مرشد کے لئے ناگوار ہو۔ ہمیں اپنے کام سے کام ہے۔ اور ہمارا کام اسقدر وسیع اور اتنا بڑا ہے۔ کہ ہمیں دور از کار باتوں میں دخل دینے کی فرصت ہی نہیں۔ ہم اگر جوابی پہلو اختیار کرتے ہیں۔ تو محض اس لئے کہ ہمارے اصل کام اور مدعا میں جو روکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں۔ انہیں دور کریں۔ اور اپنا راستہ صاف کر کے سیدھے چلتے جائیں۔ ایسی حالت میں اگر کسی جماعت یا گروہ کی طرف سے ہمیں یہ اطمینان دلا دیا جائے۔ کہ تم اپنے عقائد کی اشاعت آزادی کے ساتھ کرتے رہو۔ تمہارے راستہ میں روڑا نہیں اٹکایا جائے گا۔ تو ہم نہ صرف ایسے لوگوں کے جذبات اور احساسات کا ہر طرح احترام کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ بلکہ ان کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔ اور جناب ایڈیٹر صاحب "انوار الاعظم" جنہوں نے اس بارے میں ہمیں پورا پورا اطمینان دلایا ہے۔ بہت ہی شکریہ کے قابل ہیں۔ ہم ان کے مشورہ کو بڑی خوشی کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر ہم یہ کہدینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر مسلمانوں کے تمام فرقے آپس میں اسی طرح رواداری برتیں اور ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کے احترام کا اقرار کر لیں۔ تو نہ صرف وہ آپس کی تو تو میں میں سے نجات پا سکتے ہیں۔ بلکہ مخالفین اسلام کے مقابلہ میں بھی بہت قوت اور طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ہم ہر فرقہ سے وہی اقرار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو ہم نے جناب ایڈیٹر صاحب "انوار الاعظم" کی وساطت سے حنفی مسلمانوں سے کیا ہے بشرطیکہ وہ بھی اپنے آپ کو اسی عہد کا پابند قرار دیں۔ جو "انوار الاعظم" نے تجویز کیا ہے۔

نزلہ بر عضو ضعیف

غیر مبائعین کے اخبار "لائٹ" کے ایڈیٹر صاحب نے مسٹر سی۔ آر۔ داس کو مسلمان بلکہ مسلمان کہلانے والوں کو برملا(?) مسلمان سمجھ کر حقیقی مسلمان قرار دیا تھا جس پر ہم نے دریافت کیا۔ کیا سب غیر مبائعین کا یہی عقیدہ ہے۔ تو پیغام صلح نے لکھا:-

"معاصر لائٹ کا یہ ذاتی خیال ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور کا عقیدہ یہ نہیں ہے"۔ (پیغام ۹ر اگست)

اس پر جب ہم نے یہ مطالبہ کیا۔ کہ اگر جماعت احمدیہ لاہور کا یہ عقیدہ نہیں۔ تو کیا امیر جماعت لاہور جناب مولوی محمد علی صاحب "لائٹ" کے ایڈیٹر صاحب کو اس عقیدہ سے رجوع کرائیں گے یا اپنے گروہ سے علیحدہ کرنے کا اعلان کریں گے۔

اس کے جواب میں جناب مولوی صاحب موصوف نے یہ تو تسلیم کر لیا۔ کہ ان کی جماعت کے "ایک آدمی (ایڈیٹر لائٹ) نے ایک کافر کو مسلمان کہدیا ہے"۔ (پیغام صلح ۷ر ستمبر)

لیکن ایڈیٹر صاحب موصوف کو بایں عذر اپنے گروہ سے علیحدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ ہم نے ان سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ "اسے کافر قرار دیکر جماعت سے خارج کر دو"۔

اس کے متعلق ہم نے یہ عرض کی کہ:-

"مولوی صاحب اسے کافر نہ کہیں۔ بلکہ چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہی سمجھیں۔ لیکن جب اس کے نزدیک اسلام اور ہے۔ اور مولوی صاحب کے نزدیک اور۔ وہ ایک بت پرست منکر خدا و رسول۔ مخالف قرآن و حدیث کو سچا مسلمان سمجھتا ہے۔ اور مولوی صاحب ایسے شخص کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو پھر اس شخص کو وہ اپنی جماعت میں کس طرح رکھ سکتے ہیں"۔ (الفضل ۸ر اکتوبر)

اس کے جواب میں "پیغام صلح" کے نئے ایڈیٹر صاحب کے علاوہ خود ایڈیٹر صاحب "لائٹ" بھی بولے ہیں۔ پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب نے اگرچہ ایڈیٹر صاحب "لائٹ" کے بیان کی تشریح کی ہے۔ لیکن اسقدر اضافہ ضرور کیا ہے۔ کہ اپنے پیشرو ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کو زبان انگریزی سے نابلد قرار دیتے ہوئے انکے سابقہ اعلان کو منسوخ کر کے لکھ دیا ہے:-

"ہمارے اور ایڈیٹر لائٹ کے عقائد میں کوئی فرق نہیں"۔ (پیغام صلح ۱۷ر اکتوبر)

ہم سابق ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی انگریزی دانی کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ موجودہ ایڈیٹر صاحب ہم سے زیادہ ان سے واقف ہوں گے۔ مگر ناظرین یہ کہیں گے کہ اس بیان(?) تحریر عضو ضعیف سمجھ کر ان پر نزلہ گرایا گیا ہے۔ ورنہ لائٹ کے

مضمون سے جو کچھ انہوں نے سمجھ کر یہ اعلان کیا تھا کہ "جماعت احمدیہ لاہور کا عقیدہ یہ نہیں"۔ اسی کی تائید جناب مولوی محمد علی صاحب نے یہ کہکر فرمائی تھی۔ کہ ایڈیٹر صاحب "لائٹ" نے ایک کافر کو مسلمان کہہ دیا ہے"۔ اور جناب مولوی صاحب کی انگریزی دانی غیر مبائعین میں مسلم ہے ؛

ایڈیٹر صاحب "لائٹ" کی تشریح

اس بات کا فیصلہ وہ خود کر لیں۔ کہ "لائٹ" کے مضمون کا جو مفہوم سابق ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اور جناب مولوی محمد علی صاحب نے سمجھا۔ وہ درست ہے۔ یا جواب بیان کیا جاتا ہے۔ وہ صحیح ہے۔ اس وقت ہم اس تشریح کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جو ایڈیٹر صاحب "لائٹ" نے اپنے امیر صاحب کی شہادت صفائی کو اپنے خلاف سمجھ کر کی ہے۔

ایڈیٹر صاحب "لائٹ" لکھتے ہیں :۔

"گو بلاشبہ داس مرحوم حلقہ بگوشان اسلام میں سے نہیں تھا لیکن اگر ان کے اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ کو دیکھا جائے تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ بے شمار نام نہاد مسلمانوں سے بہتر ہیں۔ اور گو بلحاظ اصطلاح شریعت ہم انہیں ہندو کا ہی لقب دینگے۔ لیکن جہاں تک۔ ان کے اعمال سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی نظر میں وہ یقیناً کروڑہا مسلمانوں کے لئے بھی قابل رشک ہیں"

ان الفاظ کے متعلق ہمیں صرف اتنا دریافت کرنا ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب "لائٹ" کونسی شریعت کی اصطلاح کے لحاظ سے مسٹر داس کو "ہندو" کا لقب دیتے ہیں۔ "ہندو" اسلامی شریعت کی تو کوئی اصطلاح ہے نہیں۔ اگر یہ کوئی نئی اصطلاح ایجاد ہوئی ہو۔ تو براہ کرم موجد صاحب کا پتہ بتایا جائے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب کی اس کے متعلق تصدیق پیش کریں۔ کہ وہ بھی "ہندو" شریعت اسلامی کی کوئی اصطلاح سمجھتے ہیں یا نہیں

دوسری گذارش یہ ہے کہ اگر ایک ہندو کے بھی ایسے اعمال ہو سکتے ہیں۔ اور ہو سکتے کیا ہوتے ہیں۔ جو یقیناً کروڑہا مسلمانوں کے لئے بھی قابل رشک ہیں"۔ تو کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں۔ کہ مسلمان صرف نام کے مسلمان ہیں۔ ورنہ ان میں اسلام کا اتنا بھی حصہ نہیں پایا جاتا۔ جتنا غیر مسلموں اور بلحاظ اصطلاح شریعت کافروں میں پایا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر ایسے مسلمانوں کو جو خدا کے ایک مامور کا بھی انکار کریں تو انہیں مسلمان نہ سمجھنے اور بلحاظ شریعت کافر کہنے میں کیا حرج ہے۔ لیکن عجیب بات ہے۔ ایک طرف تو غیر مبائعین ایسے تمام لوگوں کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور دوسری طرف ایک غیر مسلم کو اعمال کے لحاظ سے ان سے بہتر مسلمان سمجھتے ہیں گویا حقیقت میں وہ بھی ان لوگوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ جنہیں کافر کہنے کا ہمیں مجرم قرار دیتے ہیں ؛

ایڈیٹر صاحب "لائٹ" کی مغالطہ دہی

ایڈیٹر صاحب "لائٹ" نے اپنے مضمون کی ایسی تشریح کرتے ہوئے جس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ ایک ایسے شخص کو جو "نبی کریم اور قرآن کریم پر ایمان نہیں رکھتا لیکن اس کے اعمال وہ ہیں۔ جن کی تعلیم قرآن دیتا ہے"۔ بلحاظ اصطلاح شریعت اسلامیہ کیا سمجھتے ہیں۔ ہمارے خلاف بہت کچھ غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ چونکہ وہ اپنے مضمون کی وجہ سے ایسی الجھن میں پھنسے ہوئے تھے۔ جس سے نکلنے کی انہیں کوئی راہ دکھائی نہ دیتی تھی۔ اور ایسی حالت میں ان کا جھنجلا جھنجلا کر ہاتھ پاؤں مارنا بالکل قدرتی بات تھی۔ اس لئے اس میں تو ہم انہیں معذور سمجھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنی بریت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تحریر میں تحریف کر کے جو مغالطہ دینا چاہا ہے۔ اس کے متعلق کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"آخر میں نے اس سے بڑھکر کیا کہا ہے۔ جو خود آپکے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے انہی دنوں میں ارشاد فرمایا اور جو الفضل مورخہ ۲۲ اگست میں زیر عنوان "مکتوب امام علیہ السلام" یوں نقل ہوا ہے :۔

"ہو سکتا ہے۔ کہ ایک کافر کہلانے والا شخص نجات پا جائے اور ایک مسلمان کہلانے والا شخص باوجود جنازہ کے نجات نہ پائے ...... اگر ایک شخص اپنے علم کے مطابق نیک نیتی سے سچائیوں پر عمل کرتا رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو خواہ وہ دنیا کے کسی نبی پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ بخش دیگا"

اگر آپ مجھے دھکا دینے کے لئے بیتاب ہیں۔ تو یاد رکھئے میں اور ہز ہولی نس ایک ہی کشتی میں ہیں" (پیغام صلح ۱۴ اکتوبر)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا جو الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ وہ دو مختلف مقامات سے ہیں۔ اور ان میں تیرہ سطور کو حذف کر کے چند نقطے ڈالکر ملا دیا گیا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اگر پورا حوالہ نقل کیا جاتا تو ایڈیٹر صاحب "لائٹ" کا یہ دعویٰ باطل ہو جاتا۔ کہ "میں اور ہز ہولی نس ایک ہی کشتی میں ہیں"

ان سطور میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ارشاد ہی یہ فرمایا ہے کہ اور ایمان کے معنے ہیں۔ کسی نبی کا مان لینا اور کفر کے معنے

بظاہر انکار کے ہیں لیکن اسلامی اصطلاح میں یہ چیز ایمان کے عدم پر دلالت کرتی ہے۔ عدم ایمان کا نام کفر ہے"

گویا آپ نے ارکان اسلام میں سے صرف ایک رکن یعنی انبیاء کو ماننا کو پورا نہ کرنے والے کو خواہ وہ عدم علم کی وجہ سے ہی پورا نہ کرے۔ باصطلاح شریعت اسلامیہ کافر قرار دیا ہے۔ ہاں اس کی نجات کے معاملہ کو خدا پر چھوڑا ہے۔ کیونکہ یہ خدا ہی کے اختیار میں ہے کہ جسے چاہے نجات دے۔ اور جسے نہ چاہے نہ دے۔ مگر ایڈیٹر صاحب "لائٹ" تو ایک ایسے شخص کو جو اسلام کے کسی بھی رکن کو تسلیم نہ کرتا ہو نہ صرف شریعت کے رُو سے کافر نہیں کہتے۔ بلکہ کروڑہا مسلمانوں سے بڑھکر بتاتے ہیں۔ پھر ان باتوں میں تطابق کس طرح ہو سکتا ہے ؛

اگر ایڈیٹر صاحب "لائٹ" نجات کے معاملہ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر کے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جو شخص کوئی رکن اسلام نہیں مانتا اگر بلحاظ اصطلاح شریعت مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ کافر ہی کہا جائیگا تو پھر ہمیں ان سے کسی تعرض کی ضرورت نہیں۔ بہتر ہو کہ صفائی کے ساتھ اس عقیدہ کو تسلیم فرما لیں۔ یا پھر جرأت کے ساتھ جو خیالات رکھتے ہیں۔ انہیں پیش کریں۔ گو مگو میں کیوں پڑے ہیں ؛

لکھنؤ کے دامن شہرت پر بدنما دھبہ

ابھی چند ہی دن ہوئے۔ ہم لکھنؤ کے مہذبوں کی اس تہذیب و شرافت کا ذکر کر چکے ہیں۔ جو انہوں نے احمدیہ جلسہ میں دکھائی۔ اور احمدیوں کے ساتھ برتی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ مولانا محمد علی کے سے مشہور لیڈر سے بھی وہاں کے لوگوں نے اسی قسم کا سلوک کیا ہے۔ اور ایک جلسہ میں اسقدر شور و شر برپا کیا۔ کہ اسے آخر بند کر دینا پڑا۔ چنانچہ معاصر "ہمدم" (۲۲ اکتوبر) لکھتا ہے :۔

"صدر جلسہ نے بار بار لوگوں سے امن و سکون قائم رکھنے کی استدعا کی۔ اور باآواز بلند کہا۔ کہ جو لوگ مولانا محمد علی کی تقریر نہیں سننی چاہتے وہ چلے جائیں۔ اور جو لوگ سننی چاہتے ہیں۔ وہ بیٹھ جائیں۔ چنانچہ بہت سے لوگ بیٹھ گئے۔ مگر شرارت پسند اشخاص برابر اپنی شورہ پشتی کی روش پر اڑے رہے۔ اور جب مولانا محمد علی صاحب تقریر شروع کرنی چاہتے تھے۔ وہ غل مچانے لگتے تھے"

اس بارے میں "ہمدم" اپنی یہ رائے ظاہر کرتا ہے :۔

"مولانا محمد علی صاحب جیسے مسلم رہنمائے قوم کے ساتھ جو برتاؤ کیا گیا ہے۔ اسکو ہم لکھنؤ کے دامن شہرت پر ایک بدنما دھبہ سمجھتے ہیں"

اگر قومی لیڈر مسلمانوں کی صحیح تربیت کرتے۔ انہیں مخالف و موافق کی باتیں تحمل کے ساتھ سنکر موازنہ کرنے کا خوگر بناتے۔ انہیں اپنے خلاف رائے رکھنے والوں کے ساتھ گستاخی اور بدتہذیبی سے پیش آنے سے روکتے

حضرت مسیح موعود کے الہامات و مکاشفات میں

"بہائیوں کی تحریفات"

نمبر (۳)

(جناب مولوی فضل الدین صاحب کے قلم سے)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور الہام حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵ میں شائع ہوا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ "وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔" اسکے متعلق حضور نے حاشیہ میں یہ تحریر فرمایا ہے۔ "اس کی تصریح نہیں کی گئی واللہ اعلم۔" کوکب اس پر لکھتا ہے۔ "فی الحقیقت بہت سے کام ہیں۔ جو مرزا صاحب نے خدا کی مرضی کے خلاف کئے۔ جس کے لئے جناب مرحوم کو خدا کی طرف سے تنبیہات ہوتی رہیں۔" گویا کوکب کے نزدیک یہ الہام بھی خدا کی طرف سے ایک تنبیہ تھی۔ لیکن کوکب اگر اعتراض کرنے سے پہلے الفاظ الہام پر غور کر لیتا۔ تو یہ اعتراض نہ کرتا۔ کیونکہ اگر تو الفاظ الہام یہ ہوتے۔ کہ "وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہے۔" تب تو کوکب کو یہ کہنے کی گنجائش بھی ملسکتی تھی۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے کوئی کام ایسا بھی کیا ہے۔ جو خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہے۔ مگر الہامی الفاظ یہ نہیں ہیں۔ بلکہ یوں ہیں:- "وہ کام جو تم نے کیا۔ خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔" جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ وہ کام جو حضرت مرزا صاحب نے کیا (جس کی طرف الہام میں اشارہ ہے) وہ بوقت وقوع خدا کی مرضی کے خلاف نہ تھا۔ یعنی نہ تو شریعت الٰہی کے کسی حکم کے خلاف تھا۔ اور نہ کسی الہامی ہدایت کے خلاف۔ ورنہ الہام زیر بحث میں صاف یہ فرمایا جاتا۔ کہ جو کام تم نے کیا۔ خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہے۔ کیونکہ جو کام شریعت الٰہی کے مخالف کیا گیا ہے۔ وہ اپنے وقوع کے وقت ہی خدا کی مرضی کے خلاف ہے نہ یہ کہ وہ کسی آئندہ وقت میں خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔ پس اس سے معلوم ہو گیا۔ کہ جو کام حضرت مرزا صاحب نے کیا جس کی طرف الہام میں اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ بوقت وقوع خدا کی مرضی کے موافق تھا نہ مخالف۔ یعنی نہ تو وہ کسی الہامی ہدایت کے مخالف تھا۔ اور نہ کسی شرعی حکم کے خلاف تھا بلکہ وہ کوئی اجتہادی امر تھا۔ جس کے انجام یا نتیجہ کی جو آئندہ زمانہ میں نکلنا تھا۔ خدا کی مرضی کے موافق نہ ہونے کی خبر الہام میں دی گئی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اجتہاد میں اگر کسی نبی صاحب شرع سے بھی کوئی غلطی ہو جائے۔ تو اس پر بھی کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ خواہ اس فعل کا جو اس نے اجتہاداً کیا کچھ بھی نتیجہ اور انجام ہو۔

کیا صحیح بخاری میں معترض نے یہ واقعات نہیں دیکھے

(۱) عبد اللہ بن ابی ابن سلول جب مر گیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کا کپڑا پکڑ لیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا خدا نے آپ کو ایسے لوگوں کا جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا۔ آنحضرت صلعم نے خدا کی طرف سے اجازت سمجھ کر اس منافق کا جنازہ پڑھ لیا۔ جس پر یہ آیت اتری۔ لا تصلّ علیٰ احدٍ منھم مات ابداً ولا تقم علیٰ قبرہٖ۔ کہ کسی منافق کا جنازہ مت پڑھو۔ اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہو۔

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض قبائل عرب کیلئے ان کی شرارتوں سے تنگ آکر نمازوں میں بد دعا کرنی شروع کی۔ تو یہ آیت اتری۔ لیس لک من الامر شیءٌ۔ کہ تیرا ان کے معاملہ میں کوئی دخل نہیں۔

(۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعض مشرکین کے لئے استغفار مانگتے رہے۔ یہاں تک کہ یہ آیت اتری۔ ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبیّن لھم انھم اصحاب الجحیم۔ کہ نبی اور مومنوں کو نہیں چاہیئے۔ کہ وہ مشرکوں کیلئے استغفار مانگیں۔ اگرچہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔

کیا ان تینوں واقعات میں سے ہر ایک واقعہ ایسا نہیں ہے۔ کہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے ایک فعل کیا۔ مگر ہر ایک فعل کے بعد جو آیت اتری۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ وہ منشاء الٰہی کے مطابق نہ تھا۔ آپ نے اپنے اجتہاد سے ایک منافق عبد اللہ بن ابی ابن سلول کا جنازہ پڑھا۔ آپ نے اپنے اجتہاد سے بعض اشرار کیلئے بد دعا شروع کی۔ آپ نے اپنے اجتہاد سے بعض مشرکوں کیلئے استغفار کی۔ لیکن چونکہ اس وقت تک جو احکام آنحضرت پر نازل ہو چکے تھے۔ ان میں سے کسی حکم کے بھی خلاف آپ کے یہ افعال نہ تھے۔ اس لئے اجتہادی طور پر ان افعال کے کرنے سے آنحضرت صلعم پر کوئی مواخذہ نہ تھا۔ پس اسی طرح اگر حضرت مرزا صاحب نے کوئی فعل اجتہادی طور پر کیا۔ جو نہ شریعت اسلامیہ کے خلاف تھا۔ اور نہ کسی الہامی ہدایت کے خلاف جس کے متعلق آپ کو بعد میں خبر دی گئی۔ کہ اس کا نتیجہ خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔ تو اس سے حضرت مرزا صاحب پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کی وجہ سے اس فعل کو جو آپ نے اجتہادی طور پر کیا۔ جو نہ اسلام کے خلاف تھا۔ اور نہ کسی اور الہامی ہدایت کے خلاف تھا۔ قابل اعتراض قرار دیا جائے۔ تو آنحضرت صلعم کے یہ اجتہادات بھی معترض کے نزدیک قابل اعتراض ٹھیرینگے۔ جو آپ نے ایک منافق کا جنازہ پڑھنے اور بعض شریروں کے لئے بد دعا کرنے اور بعض مشرکوں کے لئے استغفار مانگنے میں کئے۔ ان اجتہادات کے علاوہ قرآن کریم میں ہے۔ کہ آنحضرت نے اپنے بعض ازواج کی خاطر کسی وقت اپنے اجتہاد سے کوئی چیز اپنے اوپر حرام کر لی۔ جس پر حکم نازل ہوا۔ کہ اے نبی تو ایسا مت کر۔ ایسا ہی آنحضرت صلعم نے اپنے اجتہاد سے جنگ تبوک کے موقع پر بعض لوگوں کو پیچھے رہنے کی اجازت دی دے۔ تو قرآن کریم میں یہ آیت اتری۔ عفا اللہ عنک لم اذنت۔ اے نبی تجھ سے اللہ درگذر کرے۔ تم نے ان لوگوں کو پیچھے رہنے کی کیوں اجازت دی۔ غرض اس قسم کے اجتہادی افعال پر جو شخص اعتراض کرتا ہے۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ کوکب کو چاہیئے۔ کہ پہلے وہ آنحضرت صلعم کے ان اجتہادات کا جواب دے۔ پھر وہ حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کرے۔ اس کے متعلق کوکب کا یہ عذر نہ سنا جائے گا۔ کہ وہ بہائی ہے۔ کیونکہ وہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم خدا کے نبی تھے۔ اور قرآن کریم خدا کی کتاب تھی۔ اگرچہ اس کے نزدیک سنہ ۱۲۶۰ ہجری کے بعد سے قرآن کریم منسوخ ہو چکا ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی نبوت کا دور ختم ہو گیا ہے۔ مگر اس کے نزدیک جو کچھ منسوخ ہوا ہے وہ قرآن کریم کے احکام ہیں نہ واقعات گذشتہ۔ اسی طرح اس کا یہ عذر بھی نہ سنا جائے گا۔ کہ بہائی فرقہ اہل تشیع سے نکلا ہے نہ سنیوں سے۔ کیونکہ ان واقعات سے اہل تشیع بھی انکار نہیں کر سکتے

وفات مسیح پر ایک زبردست رسالہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا ایک زبردست اور مدلل مضمون جو آپ نے مسئلہ وفات مسیح کے متعلق رقم فرمایا۔ قاضی محمد نذیر صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لائلپور نے افادہ عام کیلئے چھپوا کر شائع کیا ہے رسالہ ۵۰ صفحہ کا ہے۔ روپیہ کی پانچ کاپیاں مل سکتی ہیں۔ غیر احمدیوں میں تبلیغ کا نہایت کارآمد تحفہ ہے جناب قاضی صاحب موصوف سے منگوا کر

معاملات حجاز کے متعلق بیانات

احمدی مبلغ کی سفیر حجاز اور مندوب نجد سے ملاقات

میں نے ان واقعات سے متاثر ہو کر جو حجاز کے متعلق ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ ۲۲ ر نمبر کو سفارت خانہ حکومت حجاز میں صاحب السعادہ عبد الملک بک خطیب۔ قونصل حکومت ہاشمیہ سے۔ ملاقات کی۔ ایک گھنٹہ تک مجھے انہوں نے وقت دیا۔ میں نے سب سے پہلے اپنا انٹرو ڈیوس جماعت احمدیہ کے نام سے کرایا۔ اور احمدیہ جماعت کے متعلق مختصر تاریخ بتائی۔ پھر موجودہ اضطرابات کے متعلق ان سے دریافت کیا۔ کہ وہ مجھ کو اصل حقیقت سے آگاہ کریں۔

ان کا بیان ایک گھنٹہ تک میرے سوالات کے جواب میں جاری رہا۔ ان کی تقریر میں ایک حصہ درد ناک اور ہندوستانی بھائیوں کی بے مہری کے متعلق تھا۔ انہوں نے کہا۔ ہم پر الزام ہے۔ کہ ہم نے ترکوں سے بغاوت کی۔ مگر اندرونی حالات مسلمانان ہند کو معلوم نہیں۔ ہمارے ہندوستانی بھائی اگر ہماری جگہ ہوتے۔ تو وہ بھی وہی کرنے پر مجبور ہوتے۔ جو ہم نے کیا۔ اگر حجاز آج بھی ترکوں کے ماتحت ہوتا۔ تو وہاں بھی وہی احکام جاری کئے جاتے جو آج ترکی میں جاری ہو رہے ہیں۔ حجاز میں بھی ترکی افسر انگریزی ٹوپی لگا کر حرم میں داخل ہوتے۔ ہمارے ہندی بھائیوں نے جس قدر چاہا۔ ہم کو کوسا اور ڈانٹا ہم نے اسے برداشت کیا۔ کیونکہ ہمارا ان کے ساتھ رابطہ اخوت تھا۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ اس جنگ میں ہم کو کامیابی نصیب ہوگا۔ لیکن اگر مشیت الٰہی اس کے خلاف ہے۔ تو بھی وہ وقت دور نہیں۔ جب کہ مسلمانان ہند کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہم حق پر تھے۔ اور ہمارا دشمن ناحق پر تھا۔ اور اس وقت ان کو بہت دکھ ہوگا۔ جبکہ یہ معلوم کریں گے۔ کہ انہوں نے حق کی مخالفت کی۔ اور ناحق کا ساتھ دیا۔

انہوں نے مجھ کو ایک لمبی فہرست ان واقعات کی اسنائی۔ جو طائف اور مکہ میں نجدیوں کے ذریعہ واقع ہوئے۔ میں نے ان سے کہا۔ اگر ہندوستان سے کوئی آزاد وفد تحقیقات کے لئے روانہ کیا جائے۔ تو کیا آپ اس کے لئے تسہیلات بہم پہنچائیں گے۔ انہوں نے جواب میں کہا۔ ہر ممکن سے ممکن آسانی کا انتظام ہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جہاں تک ہمارے لشکر ہیں۔ وہاں تک ہم آسانی بہم پہنچائیں گے۔ اور اس سے آگے ابن سعود سے کہا جائیگا۔ کہ وہ آسانی بہم پہنچائے۔

میں نے کہا۔ فرض کرو۔ وہ راستہ نہ دے۔ تو کیا آپ وفد کا انتظام نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس وقت جنگ کی وجہ سے مالی حالت ریل چلانے کی اجازت نہیں دیتی۔ تاہم اگر ایسی ضرورت پیش آجائے۔ تو ہم اس سے بھی فرق نہیں کریں گے۔

پورے ایک گھنٹہ کے بعد میں ان سے رخصت ہوا میرے ساتھ ایک اور دوست بھی تھے۔ جو اس گفتگو کو سنتے رہے۔ اس کے بعد میں نے مناسب خیال کیا۔ کہ طرفین کے حالات سے آگاہی حاصل کی جائے۔ اس لئے میں حکومت نجدیہ کے مندوب جناب ابراہیم ابن معمر نجدی سے ملاقات کرنے کے لئے ایک دوست کی معیت میں حلمیہ قاہرہ کے نواحی میں گیا۔

جناب ابراہیم صاحب رسمی طور پر یہاں قونصل نہیں ہیں مگر حکومت نجدیہ کے متعلق پروپیگنڈا کا کام انہیں کے سپرد ہے۔ چنانچہ انہوں نے حکیم اجمل خاں صاحب کی تشریف آوری پر ان کی دعوت بھی کی تھی۔ میں جب شیخ ابراہیم صاحب کی خدمت میں ان کی کوٹھی میں حاضر ہوا۔ اور جب ان کو معلوم ہوا۔ کہ ان کے سامنے کی کرسی پر احمدیہ جماعت کا ادنیٰ خادم ہے۔ تو ان کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جو حیرت اور خوشی سے ملی ہوئی تھی۔ کیونکہ ان کی زندگی میں یہ پہلا واقعہ تھا۔ کہ وہ اس عظیم الشان جماعت کے ایک خادم کو دیکھ رہے تھے۔ جس نے ساری دنیا میں اپنے کام کے لحاظ سے تہلکہ پیدا کر دیا ہے۔ احمدیہ جماعت کے متعلق کچھ حالات معلوم کرنے کے بعد سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔

شیخ ابراہیم صاحب بھی بہت ہی خلیق اور ملنسار آدمی میں نے پائے۔ انہوں نے میری باتوں کا بہت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ جس کا میں از حد شکر گذار ہوں۔

انہوں نے مجھے حجاز میں جنگوں کے ایک سلسلے سے مطلع کیا۔ اور بتلایا کہ حجاز میں نجدیوں نے سو سال پہلے بھی قبضہ کیا تھا۔ اور ہمارے سوا اور وقتوں میں بھی حجاز میں جنگیں ہوتی رہی ہیں۔ جیسے حجاج کے وقت میں۔ اس لئے یہ کوئی جدید بات نہیں۔

انہوں نے بتلایا۔ کہ ہم لوگ شریعت کے پورے عامل ہیں۔ ہمارے ملک میں کبھی زنا اور چوری وغیرہ کے واقعات نہیں ہوتے۔ سلطان ابن سعود یا خود سلطان کے اگر کسی پر ظلم کریں۔ تو قضاء کے سامنے وہ ایک لاشئے ہستی ہیں۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے مسجدوں میں آکر نماز پڑھتے ہیں۔ اور جو مسجد میں آکر نماز نہیں پڑھتا۔ اس کو سزا دی جاتی ہے۔

ہمارے اندرون ملک میں از حد امن ہے۔ اور کوئی گالی گلوچ تک نہیں جانتا۔ کوئی بری مرض جو زنا اور بدکاریوں کا نتیجہ ہے۔ ہمارے ملک میں نہیں پائی جاتی جب ہم اس حد تک شریعت کے پابند ہیں۔ تو یہ کیسے کہا جا سکتا کہ ہم حرمین میں بدامنی کریںگے۔ طائف وغیرہ کے متعلق انہوں نے کہا۔ کہ یہ پہلے بدوؤں سے ایسی غلطی ہو گئی ہے۔

مدینہ کے واقعات سے انہوں نے انکار کیا۔ میں نے جب مسجد ابو قبیس کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے کہا۔ اس واقعہ کا مجھ کو علم نہیں۔ میں نے سب سوالات کے جواب ان کے سامنے اپنی پاکٹ میں نوٹ کئے۔ پھر میں نے دریافت کیا۔ کہ اگر ہندوستان سے تحقیقات کے لئے ایک وفد روانہ کیا جائے تو کیا آپ اس کے لئے تسہیلات بہم پہنچائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وفد کو اپنے سروں پر اٹھا کر جہاں کہیں گے لے جائیںگے دو گھنٹہ تک ان سے مختلف امور کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اس کے بعد میں ان کا شکریہ ادا کر کے واپس آیا۔ میرے سوالات میں سے ایک سوال مندوب نجد کے سامنے یہ بھی تھا۔ کہ کیا جنگ کے جلد ختم ہونے کی کوئی توقع کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ یہ مقامات مقدسہ میں جنگ ہے۔ اس کے متعلق عام جنگوں کی طرح کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ ممکن ہے جلد ختم ہو۔ اور ممکن ہے۔ بہت طول کھینچ جائے۔ والسلام

(شیخ محمود احمد از مصر)

شذرات

(از جناب ڈاکٹر صادق صاحب)

نیچری خدا کے قائل

شہر فِن دل کے مارس صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یورپ امریکہ کے نیچری اصحاب خدا کے منکر نہیں ہیں۔ بلکہ وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ قوانین قدرت جو مشاہدہ ہو رہے ہیں۔ ان کے پس پشت ایک مخفی طاقت ہے۔ اسی کا نام خدا ہے۔ اگر خدا نہ ہوتا تو ایک چھوٹا سا بیج ایک بڑا درخت نہ بن جاتا۔

پورانا طریق نماز

شہر تمپلٹن ملک امریکہ میں ایک نیا گرجا دو سو سال کے پورانے گرجوں کی تقلید پر بنایا گیا ہے۔ جس میں نماز کا وہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ جو آج سے دو سو سال قبل تھا۔ کیونکہ موجودہ طریق نماز ہوتے ہوتے بہت متغیر ہو گیا ہے۔ کاش کوئی ایسا گرجا بھی بنایا جاتا۔ جس میں نماز کا وہ طریق اختیار کیا جاتا۔ جو یسوع اور اس کے حواریوں کا تھا۔ مگر کسی کو معلوم ہی نہیں۔ کہ وہ کیا طریق تھا۔ اس لئے بنائیں کیسے؟

قریب با سلام

مسز ابلائی امریکہ میں ایک خاتون ہیں ہمارے نوجوان مسٹر عبد الکریم غنی میرے اشارہ سے مسز ابلائی کے ساتھ تبلیغی خط و کتابت کر رہے ہیں۔ اپنے

باجلاس میاں عبد المجید خاں صاحب عدالتی بہادر سلطانپور

چونی لعل ولد میا مل ذات کھتری سکنہ اڈگر دپور تحصیل سلطانپور ڈگریدار

بنام

ہری رام و دولت رام پسران جواہر مل ذات کھتری سکنہ اڈگر دپور تحصیل سلطانپور۔ مدیونان

ایصال مالیہ

حلفیہ بیان ڈگریدار سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدیونان کا پتہ نہیں ہے۔ اور ڈگریدار نے مکان مدیون قرق کرایا ہے۔ جو کہ نیلام ہو رہا ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدیونان بہ تقرر ۲۰ کاتک سمت ۸۲ اصالتاً یا مختار اً حاضر عدالت ہو کر جواب دہی مقدمہ کریں۔ ورنہ عدم حاضری میں مکان مدیونان نیلام کیا جائے گا۔

تحریر ۲۵ ر اسوج سمت ۱۹۸۲

مہر عدالت دستخط حاکم

باجلاس میاں جلال الدین صاحب سب جج بہادر پرگنہ اجنالہ ضلع امرتسر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بوٹا رام ولد روڑا مل ذات کھتری۔ ساکن کوٹلی کوکا

بنام

محمد بخش ولد ماہی ذات گوجر ساکن چھوٹ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر

۲۰۰ روپے پہی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ عمداً تعمیل کرنے سے گریز کرتا ہے۔ لہذا اس کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۶ ۱۱/۲۵ کو حاضر عدالت ہو کر جوابدہی دعوے کرے۔ ورنہ عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج مورخہ ۱۰/۲۵ ۲۲ کو بہ ثبت ہمارے دستخط مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

ممالک غیر کی خبریں

صوفیہ ۲۲ر اکتوبر۔ نیم سرکاری اطلاع کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ یونانی فوج کا ایک دستہ معہ توپخانہ بلغاری علاقہ میں داخل ہؤا۔ اور بلغاری سنتریوں پر حملہ آور ہؤا۔ ۵ سنتری مارے گئے۔ بقیہ بلغاری سپاہی پیچھے ہٹ گئے۔ یونانیوں نے تین چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے ؎

واشنگٹن ۔ ۲۱ر اکتوبر۔ دو امریکن تباہ کن جہازوں کو حکم ہؤا ہے۔ کہ وہ جبل الطارق سے جہاں امریکن بیڑا حال ہی میں وارد ہؤا ہے۔ اسکندریہ کو روانہ ہو جائیں۔ اور بندر شام میں ہر ممکن خدمت کے لئے تیار رہیں۔ اور اگر باغی قبائل شام امریکن رعایا کی جان و مال پر حملہ کریں۔ تو ان کے خلاف ضروری تدابیر عمل میں لائیں

قاہرہ ۲۱ر اکتوبر۔ جب سر جارج لائڈ لیڈی لائڈ کی معیت میں قاہرہ پہنچے۔ تو ان کا سرکاری طور پر خیر مقدم کیا گیا ؎

بیروت ۲۰ر اکتوبر۔ اب معلوم ہؤا ہے۔ کہ دمشق کی بغاوت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور مقامی امراء و معززین نے جرمانہ میں ایک بڑی رقم اور کئی ہزار رائفلیں دینے کا وعدہ کیا ہے ؎

کولون ۔ ۲۱ر اکتوبر۔ غیر مسلح کرنے کے لئے اتحادیوں کی خواہش کے مطابق ایسن میں کرپ کے کارخانہ کی توپ بنانے والی مشینوں کو مسمار کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ جس کے لئے اتحادیوں کا مشترکہ کمیشن گذشتہ پانچ سال سے کوشاں تھا ؎

لنڈن ۱۹ر اکتوبر۔ مسٹر لائڈ جارج نے ایک تقریر میں مراکش کا ذکر کیا۔ اور کہا ہم واقعات مراکش کے متعلق ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ مگر ہم یہ بھی دیکھنا نہیں چاہتے۔ کہ عیسائی پہاڑوں میں رہنے والے مسلمانوں کی آزادی کو کچلیں ؎

لنڈن ۱۸ر اکتوبر۔ ڈاکٹر منگانا نے حال ہی میں بڑی جستجو اور تفحص سے ایک اہم دستاویز دریافت کی ہے۔ اس دستاویز سے یہ حقیقت بڑی وضاحت سے ثابت ہوتی ہے۔ کہ مسلمان عیسائیوں کے محافظ اور نگہبان تھے۔ یہ دستاویز اس حفظ نامہ کا ترجمہ ہے جو خلیفہ المکتفی باللہ ثانی خلیفہ بغداد نے ۱۱۳۸ء میں نسطوری فرقہ کے عیسائیوں کو مرحمت کیا۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس چارٹر کے مرحمت کرنے میں اس نے سابقہ خلفائے اسلام کی پیروی کی ہے اس لئے اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ جس رواداری سے اس چارٹر میں کام لیا گیا ہے۔ اسی سے تمام خلفاء کام لیا کرتے تھے

صوفیہ ۔ ۲۰ر اکتوبر۔ دول ٹرکی اور بلغاریہ کے درمیان دو سال سے سلسلہ مذاکرات جاری تھا۔ لیکن اب متعدد معاہدہ جات اور عہد ناموں کی تکمیل ہو گئی ہے ؎

لنڈن ۔ ۱۹ر اکتوبر۔ گلڈ ہال لنڈن میں تقریر فرماتے ہوئے ڈاکٹر بالفور نے کہا۔ کہ ملیریا بخار سے ہر سال پانچ چھ کروڑ پاؤنڈ سالانہ کا نقصان ہوتا ہے۔ سلطنت برطانیہ کے بڑے بڑے افسر جو تجارتی جہازوں میں کام کرتے ہیں۔ اس منحوس مرض کا اکثر شکار ہو جاتے ہیں۔ ساری دنیا میں ہر سال بیس لاکھ آدمی ملیریا سے مرتے ہیں ؎

لنڈن ۲۲ر اکتوبر۔ بیلا نامی ایک لڑکی ہندوستان کے پرتگیزی علاقہ کے صدر مقام گوا کے ایک عیسائی کی لڑکی ہے۔ جس کو پارسیوں نے پالا۔ اور اس کے بعد زرتشت کے مذہب کی تعلیم دی۔ وہ زرگوں کے ایک آتشکدہ میں پوجا کے لئے گئی۔ مگر پارسیوں نے اسے روکا۔ اس پر مقدمہ چلا۔ اور دس سال مقدمہ ہوتا رہا۔ عدالت عالیہ رنگون نے لڑکی کے حق میں فیصلہ کیا۔ پارسیوں نے اس کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل دائر کیا۔ پریوی کونسل نے اپیل منظور کر کے حکم دیا۔ کہ اعلان کیا جائے۔ کہ لڑکی کو حق حاصل نہیں۔ کہ وہ آتشکدہ میں جائے یا کسی مذہبی رسم میں حصہ لے ؎

نیویارک کے مسٹر ایڈوین فیرناکس نالٹی نے جو کئی سال سے حرکت زمین کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ عنقریب امریکہ کو کرشمہ قدرت سے وسط بحر الکاہل میں ایک معقول بر اعظم حاصل ہونے والا ہے۔ انہوں نے اپنا یقین ظاہر کیا ہے۔ کہ جزائر ہوائی رفتہ رفتہ اوپر کو اٹھ رہے ہیں۔ اور ایک ہی نسل کی مدت میں جاپان کے برابر ایک بلند اور خشک سرزمین تیار ہو جائے گی ؎

قسطنطنیہ کے حکام نے "زارو آغا" سے درخواست کی۔ کہ وہ ایک شاہی قصر کے محافظ بن جائیں۔ زارو آغا کی عمر اس وقت ۱۴۹ برس کی ہے۔ اس نے حال ہی میں گیارھویں دفعہ شادی کی ہے۔ اس کی موجودہ بیوی کی عمر ۲۷ برس کی ہے اس کو فقط ایک لڑکا تنگ کرتا رہتا ہے۔ جس کی عمر ۹۳ برس کی ہے ؎

لنڈن ۲۰ر اکتوبر۔ "ڈیلی" کا ایک پیام مظہر ہے۔ کہ ایک برطانوی جہاز "سٹوک دل" کو جو کلکتہ سے نیویارک کی طرف جا رہا تھا۔ اور جس پر بوریاں، ربڑ، صابون لدا ہؤا تھا۔ آگ لگ گئی۔ باوجود آگ کو بجھانے کے لئے ہر ذریعہ استعمال کیا گیا۔ لیکن پھر بھی آگ بجھائی نہ جا سکی۔ سٹیمر کا اگلا حصہ نذر آتش ہو گیا ؎

لنڈن ۱۹ر اکتوبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار برلن لکھتا ہے۔ کہ جرمنی میں یہ عام شکایت پیدا ہو گئی تھی۔ کہ ادنیٰ درجہ کی وسکی بنا کر اور سکاٹ لینڈ کی مشہور وسکی کی چٹیں لگا کر فروخت کی جاتی تھی۔ لوگ اس کو سستا سمجھ کر خرید لیتے تھے۔ اب حکومت جرمنی نے حکم دیا ہے کہ ۲۰ر اکتوبر کے بعد انگریزی شراب بلا محصول جرمنی میں آیا کرے۔ اس سے ناجائز کشید کا یہ سلسلہ بند ہو جانے کی توقع ہے ؎

ہندوستان کی خبریں

شملہ ۱۴ر اکتوبر۔ سیاسی قیدیوں پر انتخاب کے متعلق جو قیود عائد ہیں۔ ان کے متعلق حکومت ہند نے ایک طول طویل قرارداد شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کی موجودہ حالت میں یہ بات عوام کے مفاد کے خلاف ہوگی۔ کہ اس سے زیادہ نرمی کی جائے۔ جتنی کہ جولائی گذشتہ میں کی گئی تھی۔ مزید برآں مقامی حکومت وائسرائے کی منظوری سے تمام قیود کو دور کر سکتی ہے۔ اور ہر شخص کو انتخاب میں حصہ لینے کی اجازت دے سکتی ہے جو اشخاص کسی مجلس قانون میں حصہ لینا چاہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ ایک درخواست مقامی حکومت کو بھیج دیں۔ جس میں قید کے تمام کوائف درج ہوں۔ اور دور کرنے کی استدعا کی جائے ؎

پولیس نے گوردوارہ مقام مرالی والا واقع ضلع گوجرانوالہ کا محاصرہ کیا۔ اور سکھ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے مقرر شدہ گرنتھی کو نکال باہر کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولیس نے اکالیوں کے برخلاف جنہوں نے ان سے گوردوارہ چھین لیا تھا ڈگری حاصل کر لی ہے ؎

مدراس ۲۲ر اکتوبر۔ آج شام کو مدراس یونیورسٹی سینٹ کے اجلاس میں ایک دردناک سانحہ ہو گیا۔ مسٹر ۔ اے ۔ مادھو یکایک بے ہوش ہو گئے۔ فوراً ہی طبی امداد پہنچائی گئی۔ مگر چند ہی منٹ میں آپ فوت ہو گئے ؎

امرتسر ۲۳ر اکتوبر۔ مقامی بلدیہ کے سیکرٹری نے بذریعہ اعلان عوام الناس کو مطلع کیا ہے۔ کہ ہر اس مسافر سے جو امرتسر سے کسی دوسرے مقام کا یا کسی دوسرے مقام سے امرتسر کا ریلوے ٹکٹ خرید کرے۔ دو پیسے بطور ٹیکس وصول کئے جائیں گے ؎

کراچی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گدو بندر کے ایک فتح محمد نامی آدمی نے اپنے پیر صالح شاہ کو کلہاڑے سے اس جرم کی پاداش میں مار دیا ہے۔ کہ وہ اس کی بیوی سے ہنسی اور دل لگی کی باتیں کر رہا تھا ؎

امرتسر ۔ ۲۰ر اکتوبر۔ چیف خالصہ دیوان نے ایک جلسہ کر کے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ آنریبل سردار بہادر سندر سنگھ مجیٹھیہ کی بجائے کسی سکھ سردار کو کونسل میں جگہ دے۔ جن کی عہدہ کی میعاد اسی سال ختم ہونیوالی ہے ؎

کلکتہ ۲۴ر اکتوبر۔ رامن کمیٹی کی سفارشات پر گورنمنٹ اور ملازمان محکمہ تار میں شدید مخالفت ہو گئی ہے۔ آل انڈیا ٹیلیگراف یونین اور آل انڈیا ٹیلیگراف ایسوسی ایشن نے ایک غیر جانبدارانہ کمیٹی کے تقرر کا مطالبہ کیا ہے۔ جو ان کی شکایات پر غور کرے ؎

(منشی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا)